Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون ۲۲۹

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم منگل

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۱۸ ذیقعدہ ۱۳۹۴ھ ۔ ۳ فتح ۱۳۵۳ہش ۔ ۳ دسمبر ۱۹۷۴ء	نمبر ۲۷۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ فتح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے ، الحمدللہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

ربوہ ۳ فتح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح دریافت کرنے پر محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے فرمایا:۔

پسلی کی درد ابھی ہے

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ پناہ ڈھونڈنے والوں کو پناہ دیتا ہے اور اپنی طرف آنے والوں کو ضائع نہیں کرتا

بیعت کا مدعا یہی ہے کہ توبہ کرو، استغفار کرو، نمازوں کو درست کرکے پڑھو، ناجائز کاموں سے بچو

"اصل مدعا بیعت کا یہی ہے کہ توبہ کرو، استغفار کرو، نمازوں کو درست کر کے پڑھو، ناجائز کاموں سے بچو۔ مَیں جماعت کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں مگر جماعت کو بھی چاہیئے کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو پاک کرے۔

یاد رکھو غفلت کا گناہ پشیمانی کے گناہ سے بڑھ کر ہوتا ہے یہ گناہ زہریلا اور قاتل ہوتا ہے۔ توبہ کرنیوالا تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں جس کو معلوم ہی نہیں کہ مَیں کیا کر رہا ہوں وہ بہت خطرناک حالت میں ہے پس ضرورت ہے کہ غفلت کو چھوڑ دو اور اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ جو شخص توبہ کرکے اپنی حالت کو درست کرلیگا وہ دوسروں کے مقابلہ میں بچایا جائے گا۔ پس دعا اسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کو قائم کرتا ہے۔ پیغمبر کسی کے لئے اگر شفاعت کرے لیکن وہ شخص جس کی شفاعت کی گئی ہے اپنی اصلاح نہ کرے اور غفلت کی زندگی سے نہ نکلے تو وہ شفاعت اس کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

جب تک خود خدا تعالیٰ کی رحمت کے مقام پر کھڑا ہو تو دعا بھی اس کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ نرا اسباب پر بھروسہ نہ کرلو کہ بیعت کرلی ہے اللہ تعالیٰ لفظی بیعتوں کو پسند نہیں کرتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ جیسے بیعت کے وقت توبہ کرتے ہو اس توبہ پر قائم رہو اور ہر روز نئی توجہ پیدا کرو جو اس کے استحکام کا موجب ہو۔ اللہ تعالیٰ پناہ ڈھونڈنے والوں کو پناہ دیتا ہے۔ جو لوگ خدا کی طرف آتے ہیں وہ ان کو ضائع نہیں کرتا۔

اِس بات کو خُوب سمجھ لو کہ جب پُورا خوف دامنگیر ہوا اور جان کندن کی سی حالت ہو گئی اس وقت کی توبہ، توبہ نہیں۔ جب بلا نازل ہو گئی پھر اس کا ردّ کرنا اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ تم بلا کے نزول سے پہلے فکر کرو۔ جو بلا کے نزول سے پہلے ڈرتا ہے وہ عاقبت بیں اور باریک بیں ہوتا ہے اور بلا کے آجانے کے وقت تو کافر بھی ڈرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ۲۲۹ تا صـ۲۳۱)

ولایت کا مقام اور اس کے حصول کی راہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۵ دسمبر ۱۹۴۱ء میں ولایت کے مقام اور اس کے حصول کی راہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ کے بہترین فضلوں کو جذب کرنے والی دعاؤں میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ جب بھی کوئی دینی تحریک ہو مومن دعاؤں میں لگ جائے کہ اللہ تعالیٰ اسے کامیاب کرے اور اگر کوئی مومن کسی دینی تحریک کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہے اور رقّت و زاری کے ساتھ کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں کسی کو اس میں حصّہ لینے کی توفیق مل جاتی ہے تو خواہ وہ دنیا کے کسی کنارہ پر رہنے والا ہو اس کا ثواب اسے بھی ملے گا۔ جب کوئی مومن کسی دینی تحریک کی کامیابی کے لئے بڑی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس بندے نے بڑی دعا کی ہے اس کے نتیجہ میں اسے کچھ ضرور دینا ہے اور وہ کسی دُور مقام پر رہنے والے کسی شخص کے دِل میں یہ جوش پیدا کر دیتا ہے کہ وہ اس میں زیادہ حصّہ لے اور اس کا ثواب اس کے نام بھی لکھا جاتا ہے کیونکہ اس کی روحانی تحریک سے اسے خدمتِ دین کا موقع ملا۔ مگر اس کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کہے گا کہ ہمارے بندے نے ہمارے کام کی خاطر دعا کی ہے اور ہمارے پاس آیا ہے کہ ہم اپنا کام کریں ، اس نے ہمارے کام کی فکر کی ہے ہم اس کے کاموں کی فکر کیوں نہ کریں۔ تو اس دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ خود اس کے کاموں کا بھی متکفّل ہو جائے گا اور اس کے کام خود کرنے لگے گا۔ اگر کوئی سچے دِل سے یہ گُر آزمائے تو اسے ولایت کا مقام حاصل ہو جائے گا۔ ولایت اسی کا نام ہے۔"

(الفضل ۱۲ دسمبر ۱۹۴۱ء صـ۲)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۔ ماہ فتح ۱۳۵۳ ہش

نصرتِ الٰہی اور اس کے مختلف پہلو

(۲)

ہم قبل ازیں اِس امر پر روشنی ڈال کر کہ خدا تعالیٰ مومنوں کو ابتلاؤں میں سے ضرور گزارتا ہے واضح کر چکے ہیں کہ ابتلاؤں کے دَوران مومنوں کو اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا ہے جس کی وجہ سے وہ ابتلاؤں میں سے بفضلہ تعالیٰ کامیاب اور سُرخرو ہو کر نکلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ تائید و نصرت مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ ان میں سے نصرتِ الٰہی کی دو شکلوں یعنی ثبات قدم عطا ہونے اور مومنوں کے دلوں پر سکینت نازل ہونے کا ہم نے گزشتہ اداریہ میں ذکر کیا تھا آج ہم ابتلاؤں کے دَوران نازل ہونے والی نصرتِ الٰہی کے دو مزید پہلوؤں پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں اور وہ ہیں ازدیادِ ایمان اور بشارتوں کا نزول۔

نصرتِ الٰہی کی تیسری شکل ابتلاؤں کے دَوران ازدیادِ ایمان کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ مخالفین حق مومنوں کے لئے مشکلات و مصائب پیدا کر کے اور ان پر عرصۂ حیات تنگ کر کے کوشش اِس امر کی کرتے ہیں کہ کسی طرح مومن حق کو ترک کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے نازل کر کے نہ صرف انہیں ثبات قدم اور سکینت عطا کر رہا ہوتا ہے بلکہ اِس ثبات قدم اور سکینت کے نتیجہ میں ان کا ایمان اور بھی زیادہ پختہ ہو رہا ہوتا ہے۔ بجائے اِس کے کہ ان کے ایمان میں کسی قسم کی کمزوری پیدا ہو وہ اَور زیادہ پختگی سے ہمکنار ہوتا چلا جاتا ہے۔ سورۃ الفتح کی آیت ۵ هُوَ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِىْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ میں جو ہم نزولِ سکینت کے ضمن میں اوپر پیش کر چکے ہیں لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ میں نصرتِ الٰہی کی اِس تیسری شکل کا ہی ذکر کیا گیا ہے۔

چنانچہ جب جنگِ اُحد کے بعد ایک موقع پر کفارِ مکّہ نے محض جھوٹے پراپیگنڈہ کے طور پر اپنی جنگی تیاریوں کا چرچا کر کے مسلمانوں کو ڈرانا اور خوفزدہ کرنا چاہا تو بجائے اِس کے کہ وہ کوئی خوف محسوس کرتے یا ان کے ایمان میں کوئی تزلزل واقع ہوتا یہ خبر ان کے لئے اَور بھی ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئی اور ان کا حوصلہ اَور بھی بڑھ گیا وہ اِس یقین سے لبریز ہو گئے کہ خدا تعالیٰ اپنی تائید و نصرت سے ہمیں نوازے گا اور ہمیں کامیاب فرمائے گا۔ اِس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝

(اٰل عمران آیت ۱۷۴)

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں دشمنوں نے کہا تھا کہ لوگوں نے تمہارے خلاف بڑا اجتماع کیا ہے (یعنی بہت بڑی تعداد میں تمہارے خلاف جمع ہوئے ہیں) اِس لئے تم ان سے ڈرو تو اِس بات نے ان کے ایمان کو اَور بھی بڑھا دیا اور انہوں نے کہا کہ ہمارے لئے اللہ (کی ذات) کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

اِسی طرح جب جنگِ احزاب کے موقع پر مومنوں کے لئے انتہائی شدید خطرہ پیدا ہوا اور بظاہر یہ نظر آنے لگا کہ ان کی ہستی کالعدم ہو جائے گی تو یہ انتہائی شدید خطرہ بھی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں مسلمانوں کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ثابت ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اِس انتہائی شدید خطرہ پر حقیقی مومنوں کے ردِّ عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :-

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۡ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝ (الاحزاب آیت ۲۳)

جب حقیقی مومنوں نے حملہ آور لشکروں کو دیکھا تو کہا یہ تو وہی (لشکر) ہیں جن کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ بولا تھا اور ان کو اِس واقعہ نے ایمان اور اطاعت میں اَور بھی بڑھا دیا۔

نصرتِ الٰہی کی چوتھی شکل ابتلاؤں کے دَوران اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ثبات قدم، سکینت اور ازدیادِ ایمان کا مظاہرہ کرنے والوں کے لئے کامیابی اور سُرخروئی کی اُن بشارتوں کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے جو ایسے کامل الایمان مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہیں۔ یہ بشارتیں اولاً ثبات قدم اور سکینت میں اضافہ کا موجب ہو کر ازدیادِ ایمان کا موجب بنتی ہیں اور بالآخر خدائی تائید و نصرت کے ماتحت پوری ہو کر حقیقی مومنوں کو کامیابی سے ہمکنار کر دکھاتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ابتلاؤں کے دَوران نصرتِ الٰہی کی اِس مخصوص شکل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِىْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِىْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ۭ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝

(حٰمٓ السجدہ آیات ۳۱ تا ۳۳)

وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر استقلال کے ساتھ اِس عقیدہ پر قائم ہو گئے ان پر فرشتے اُتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو۔ اور اُس جنّت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے۔ اور اِس (جنّت) میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تمہیں اِس میں ملے گا۔ یہ بخشنے والے اور بے انتہا کرم کرنے والے خدا کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہو گا۔

اِس میں ابتلاؤں کے دَوران صبر اور استقامت کا مظاہرہ کرنے والے مومنوں کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُس کے فرشتے نازل ہو کر انہیں ثبات قدم اور سکینت ہی عطا نہیں کریں گے اور ان کے ایمانوں میں اضافہ ہی نہیں ہو گا بلکہ خدا تعالیٰ کے یہ فرشتے انہیں عظیم الشان کامیابیوں کی بشارتوں سے بھی نوازیں گے اور یہ بشارتیں ثمرہ ہوں گی ابتلاؤں کے دَوران صبر و استقامت اور ثبات قدم کے مظاہرہ کا۔ استقامت کا پتہ ابتلاؤں میں ہی چلتا ہے جب انسان ابتلاؤں کے دَوران ثبات قدم اور استقلال کا مظاہرہ کرتا ہے تب یہ امر متحقق ہوتا ہے کہ واقعی وہ مستقیم الحال ہے اِس لئے آیت مذکورہ بالا میں استقلال دکھانے والے جن مومنوں سے نزولِ ملائکہ کے ذریعہ بشارتوں کے ملنے کا وعدہ کیا گیا ہے اس سے بدرجۂ اولیٰ وہ مومن مراد ہیں جو ابتلاؤں کے دَوران اپنے مستقیم الحال ہونے کا عملی ثبوت دیتے ہیں پس ابتلاؤں کے دَوران حقیقی مومنوں کو حاصل ہونے والی نصرتِ الٰہی کا چوتھا پہلو یہ ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بکثرت یہ بشارتیں ملتی ہیں کہ بالآخر وہی کامیاب اور سُرخرو ہوں گے۔

الغرض اللہ تعالیٰ ابتلاؤں کے دَوران جنہیں وہ اپنی حکمتِ بالغہ کے تحت وارد کرتا ہے مومنوں کو اپنی تائید و نصرت سے ضرور نوازتا ہے اور یہ تائید و نصرت ابتداً چار شکلوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتے نازل کر کر کے اوّل مومنوں کو ثباتِ قدم عطا فرماتا ہے، دوم انہیں مشکلات و مصائب میں سکینتِ قلب کی دولت سے مالا مال کرتا ہے، سوم ان کے ایمان کو اَور زیادہ مضبوط کر کے اسے بڑھاتا اور ترقی دیتا ہے، چہارم انہیں کامیابی، سُرخروئی اور ترقی کی بشارتوں سے نوازتا ہے۔ اِسی سے وہ بالآخر ابتلاؤں کی بھٹی میں سے کندن بن کر اور سُرخرو ہو کر نکلتے ہیں ٭

درخواستِ دُعا

خاکسار کے بڑے بھائی ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ علاج کے لئے کراچی تشریف لے گئے تھے اب واپس لاہور پہنچ گئے ہیں۔ ابھی تک نسیان اور کمزوری کی وجہ سے مکمل افاقہ نہیں ہے۔ احبابِ کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ آمین

(ملک عبد الرحیم قادیانی۔ دار الصدر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک کبیرہ گناہ ظلم و تعدّی

سلطان احمد پیرکوٹی

(۲)

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ظالم اپنے ظلم کی مکافات کے بغیر نہیں رہتا جو دوسرے پر ظلم کرتا ہے وہ خود بھی ظلم کا شکار ہو جاتا ہے جو دوسروں کو مٹانا چاہتا ہے وہ خود مٹ جاتا ہے لیکن جہاں تک انبیاء اور ماموریں من اللہ کے مقابلہ میں ظلم و تعدّی سے کام لینے والوں کا تعلق ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میں نے جب انہیں پکڑا، میرا غضب جب ان پر وارد ہوا تو میں نے ان کی جڑ تک کاٹ کر رکھ دی۔ انہیں اس طرح نیست و نابود کر دیا کہ ان کا کوئی نام لیوا باقی نہ رہا۔ فرماتا ہے :-

قُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

(انعام: ۴۵)

ظالم قوم کی جڑ تک کاٹ دی گئی۔

اور نہ صرف جڑ کاٹ دی گئی بلکہ انہیں ہمیشہ کے لئے عبرت کا سامان بنا دیا گیا۔ قرآن کریم میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

فَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ٥ (الحج ۴۶)

اور کتنی ہی بستیاں ہیں جن کو ہم نے اس حالت میں ہلاک کیا تھا کہ وہ ظلم کر رہی تھیں۔ وہ آج بھی اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور کتنے کنوئیں ہیں جو متروک ہو چکے ہیں اور کتنے اونچے قلعے ہیں جو بالکل تباہ ہو چکے ہیں۔

ایک اور جگہ فرمایا :-

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّأَنْشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِيْنَ ٥ فَلَمَّا أَحَسُّوْا بَأْسَنَآ إِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ٥ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا إِلٰى مَآ أُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْئَلُوْنَ ٥ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ إِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ٥ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ٥

(انبیاء ۱۲ تا ۱۶)

اور کتنی بستیاں ہیں جو ظلم کیا کرتی تھیں کہ ہم نے ان کو کاٹ کر رکھ دیا اور ان کے بعد ایک اور قوم کو پیدا کر دیا۔ پس جب ہلاک ہونے والوں نے ہمارے عذاب کو محسوس کیا تو لگے اس سے بچنے کے لئے دوڑنے۔ تب ہم نے کہا دوڑو نہیں اور ان چیزوں کی طرف جن کے ذریعہ سے تم آرام کی زندگی بسر کرتے تھے اور اپنے گھروں کی طرف واپس جاؤ کہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق سوال کیا جائے۔ اس کا انہوں نے یہ جواب دیا کہ ہائے افسوس ہم تو عمر بھر ظلم ہی کرتے رہے اور وہ یہی بات کہتے چلے گئے یہاں تک کہ ہم نے ان کو ایک کٹی ہوئی کھیتی کی طرح کر دیا جس کی سب رونق برباد ہو چکی تھی۔

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا۔ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ٥ (یونس ۱۴)

اور ہم یقینی طور پر تم سے پہلے بھی قوموں کے بعد قوموں کو جبکہ انہوں نے باوجود اس کے کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلے نشانات لیکر آئے تھے ظلم کیا تھا اور ایمان نہ لائے تھے ہلاک کر چکے ہیں۔ ہم مجرم لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

پھر ظلم ایسا گناہ ہے کہ نہ صرف اس کے مرتکب کا دنیا سے نام و نشان مٹا دیا جاتا اور اسے عبرت کا سامان بنا دیا جاتا ہے بلکہ قیامت کے دن بھی وہ اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب سے بچ نہیں سکے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

أُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ إِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ٥ وَقِفُوْهُمْ إِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ٥ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ٥ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ٥

(صافات ۲۳ تا ۲۷)

قیامت کے دن ہم فرشتوں سے کہیں گے کہ جنہوں نے ظلم کیا تھا ان کو بھی اور ان کے ساتھیوں کو بھی اور اللہ کے سوا جن کی وہ عبادت کرتے تھے ان کو بھی زندہ کرکے کھڑا کرو۔ پھر ان سب کو جہنم کے رستہ کی طرف لے جاؤ۔ پھر وہاں لیجا کر ان کو کھڑا کر دو کیونکہ وہاں ان سے کچھ سوال کئے جائیں گے اور ان سے پوچھا جائیگا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔ حقیقت یہ ہے کہ مدد کرنا تو الگ رہا وہ اس دن بالکل ہتھیار پھینک دینگے۔

أَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ (اعراف ۱۶۶)

أَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا أَلِيْمًا ٥ (فرقان ۳۸) فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيْمٍ ٥ (زخرف ۶۶) أَلَآ إِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ٥ (شوریٰ ۴۶) بِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ٥ (آل عمران ۱۵۲)

ظالموں کیلئے ایک دردناک، تکلیف دہ اور قائم رہنے والا عذاب تیار کیا گیا ہے جس کے ذریعہ ان کی ہلاکت مقدر ہے اور ظالموں کا ٹھکانہ کیا ہی برا ہے۔

پھر فرمایا :-

إِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ (البروج: ۱۱)

وہ لوگ جنہوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو عذاب میں مبتلا کیا پھر اپنے فعل سے توبہ بھی نہ کی انہیں یقیناً جہنم کا عذاب ملیگا اور اس دنیا میں بھی انہیں دل جلا دینے والا عذاب ملے گا۔

"فتن" کے معنے جلانے کے ہیں (فتن الشئ: احرقہ المنجد) اور اس سے مراد باطنی طور پر جلانا بھی ہو سکتے ہیں یعنی ایسے جھوٹے الزامات لگانا جن سے دل جل جائیں اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے الْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (بقرہ ۱۹۲) فتنہ قتل سے بھی زیادہ نقصان دہ ہے۔ گویا دین کی وجہ سے لوگوں کو دکھ دینا، انہیں اُن کے گھروں سے نکالنا۔ اس غرض سے مومنوں کو عذاب میں مبتلا کرنا کہ وہ اپنے دین کو چھوڑ دیں ایک ہولناک جرم ہے جو قتل سے بھی بڑھ کر ہے اس لئے بھی کہ دنیا دین کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی اور اس لئے بھی کہ ایسے ظلم کا نتیجہ بہت خطرناک فساد ہوتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں ذہنی آزادی جاتی رہتی ہے اور دلوں میں بغض پیدا ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۳ ماہ فتح ۱۳۵۳ ہش

نصرتِ الٰہی اور اس کے مختلف پہلو

(۲)

ہم قبل ازیں اِس امر پر روشنی ڈال کر کہ خدا تعالیٰ مومنوں کو ابتلاؤں میں سے ضرور گزارتا ہے واضح کر چکے ہیں کہ ابتلاؤں کے دَوران مومنوں کو اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا ہے جس کی وجہ سے وہ ابتلاؤں میں سے بحمد اللہ تعالیٰ کامیاب اور سُرخرو ہو کر نکلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ تائید و نصرت مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ ان میں سے نصرتِ الٰہی کی دو شکلوں یعنی ثبات قدم عطا ہونے اور مومنوں کے دلوں پر سکینت نازل ہونے کا ہم نے گزشتہ اداریہ میں ذکر کیا تھا آج ہم ابتلاؤں کے دَوران نازل ہونے والی نصرتِ الٰہی کے دو مزید پہلوؤں پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں اور وہ ہیں ازدیادِ ایمان اور بشارتوں کا نزول۔

نصرتِ الٰہی کی تیسری شکل ابتلاؤں کے دَوران ازدیادِ ایمان کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ مخالفینِ حق مومنوں کے لئے مشکلات و مصائب پیدا کر کے اور ان پر عرصۂ حیات تنگ کر کے کوشش اِس امر کی کرتے ہیں کہ کسی طرح مومن حق کو ترک کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے نازل کر کے نہ صرف انہیں ثبات قدم اور سکینت عطا کر رہا ہوتا ہے بلکہ اِس ثبات قدم اور سکینت کے نتیجہ میں ان کا ایمان اور بھی زیادہ پختہ ہو رہا ہوتا ہے۔ بجائے اِس کے کہ ان کے ایمان میں کسی قسم کی کمزوری پیدا ہو وہ اور زیادہ پختگی سے ہمکنار ہوتا چلا جاتا ہے۔ سورۃ الفتح کی آیت ۵ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ میں جو ہم نزولِ سکینت کے ضمن میں اوپر پیش کر چکے ہیں لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ میں نصرتِ الٰہی کی اِس تیسری شکل کا ہی ذکر کیا گیا ہے۔

چنانچہ جب جنگِ اُحد کے بعد ایک موقع پر کفارِ مکّہ نے محض جھوٹے پراپیگنڈہ کے طور پر اپنی جنگی تیاریوں کا چرچا کر کے مسلمانوں کو ڈرانا اور خوفزدہ کرنا چاہا تو بجائے اِس کے کہ وہ کوئی خوف محسوس کرتے یا ان کے ایمان میں کوئی تزلزل واقع ہوتا یہ خبر ان کے لئے اور بھی ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئی اور ان کا حوصلہ اور بھی بڑھ گیا وہ اِس یقین سے لبریز ہو گئے کہ خدا تعالیٰ اپنی تائید و نصرت سے ہمیں نوازے گا اور ہمیں کامیاب فرمائے گا۔ اِس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝

(آل عمران آیت ۱۷۴)

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں دشمنوں نے کہا تھا کہ لوگوں نے تمہارے خلاف بڑا اجتماع کیا ہے (یعنی بہت بڑی تعداد میں تمہارے خلاف جمع ہوئے ہیں) اِس لئے تم ان سے ڈرو تو اِس بات نے ان کے ایمان کو اور بھی بڑھا دیا اور انہوں نے کہا کہ ہمارے لئے اللہ (کی ذات) کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

اِسی طرح جب جنگِ احزاب کے موقع پر مومنوں کے لئے انتہائی شدید خطرہ پیدا ہوا اور بظاہر یہ نظر آنے لگا کہ ان کی ہستی کالعدم ہو جائے گی تو یہ انتہائی شدید خطرہ بھی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں مسلمانوں کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ثابت ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اِس انتہائی شدید خطرہ پر حقیقی مومنوں کے ردِّ عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۡ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝ (الاحزاب آیت ۲۳)

جب حقیقی مومنوں نے حملہ آور لشکروں کو دیکھا تو کہا یہ تو وہی (لشکر) ہیں جن کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ بولا تھا اور ان کو اِس واقعہ نے ایمان اور اطاعت میں اور بھی بڑھا دیا۔

نصرتِ الٰہی کی چوتھی شکل ابتلاؤں کے دَوران اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ثبات قدم، سکینت اور ازدیادِ ایمان کا مظاہرہ کرنے والوں کے لئے کامیابی اور سُرخروئی کی ان بشارتوں کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے جو ایسے کامل الایمان مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہیں۔ یہ بشارتیں اولاً ثبات قدم اور سکینت میں اضافہ کا موجب ہو کر ازدیادِ ایمان کا موجب بنتی ہیں اور بالآخر خدائی تائید و نصرت کے ماتحت پوری ہو کر حقیقی مومنوں کو کامیابی سے ہمکنار کر دکھاتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ابتلاؤں کے دَوران نصرتِ الٰہی کی اِس مخصوص شکل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝

(حٰمٓ السجدہ آیات ۳۱ تا ۳۳)

وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر استقلال کے ساتھ اِس عقیدہ پر قائم ہو گئے ان پر فرشتے اُتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو۔ اور اُس جنّت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے۔ اور اِس (جنّت) میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تمہیں اِس میں ملے گا۔ یہ بخشنے والے اور بے انتہا کرم کرنے والے خدا کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہوگا۔

اِس میں ابتلاؤں کے دَوران صبر اور استقامت کا مظاہرہ کرنے والے مومنوں کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُس کے فرشتے نازل ہو کر انہیں ثبات قدم اور سکینت ہی عطا نہیں کریں گے اور ان کے ایمانوں میں اضافہ ہی نہیں ہوگا بلکہ خدا تعالیٰ کے یہ فرشتے انہیں عظیم الشان کامیابیوں کی بشارتوں سے بھی نوازیں گے اور یہ بشارتیں ثمرہ ہوں گی ابتلاؤں کے دَوران صبر و استقامت اور ثبات قدم کے مظاہرہ کا۔ استقامت کا پتہ ابتلاؤں میں ہی چلتا ہے جب انسان ابتلاؤں کے دَوران ثبات قدم اور استقلال کا مظاہرہ کرتا ہے تب یہ امر متحقق ہوتا ہے کہ واقعی وہ مستقیم الحال ہے اِس لئے آیت مذکورہ بالا میں استقلال دکھانے والے جن مومنوں سے نزولِ ملائکہ کے ذریعہ بشارتوں کے ملنے کا وعدہ کیا گیا ہے اس سے بدرجۂ اولیٰ وہ مومن مراد ہیں جو ابتلاؤں کے دَوران اپنے مستقیم الحال ہونے کا عملی ثبوت دیتے ہیں۔ پس ابتلاؤں کے دَوران حقیقی مومنوں کو حاصل ہونے والی نصرتِ الٰہی کا چوتھا پہلو یہ ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بکثرت یہ بشارتیں ملتی ہیں کہ بالآخر وہی کامیاب اور سُرخرو ہوں گے۔

الغرض اللہ تعالیٰ ابتلاؤں کے دَوران جنہیں وہ اپنی حکمتِ بالغہ کے تحت وارد کرتا ہے مومنوں کو اپنی تائید و نصرت سے ضرور نوازتا ہے اور یہ تائید و نصرت ابتداً چار شکلوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتے نازل کر کر کے اوّل مومنوں کو ثباتِ قدم عطا فرماتا ہے، دوم انہیں مشکلات و مصائب میں سکینتِ قلب کی دولت سے مالا مال کرتا ہے، سوم ان کے ایمان کو اور زیادہ مضبوط کر کے اسے بڑھاتا اور ترقی دیتا ہے، چہارم انہیں کامیابی، سُرخروئی اور ترقی کی بشارتوں سے نوازتا ہے۔ اِسی سے وہ بالآخر ابتلاؤں کی بھٹی میں سے کُندن بن کر اور سُرخرو ہو کر نکلتے ہیں ٭

درخواستِ دُعا

خاکسار کے بڑے بھائی ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ علاج کے لئے کراچی تشریف لے گئے تھے اب واپس لاہور پہنچ گئے ہیں۔ ابھی تک نسیان اور کمزوری کی وجہ سے مکمل افاقہ نہیں ہے۔ احبابِ کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ آمین

(ملک عبد الرحیم قادیانی۔ دار الصدر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک کبیرہ گناہ ظلم و تعدّی

سلطان احمد پیرکوٹی

(۲)

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ظالم اپنے ظلم کی مکافات کے بغیر نہیں رہتا جو دوسرے پر ظلم کرتا ہے وہ خود بھی ظلم کا شکار ہو جاتا ہے جو دوسروں کو مٹانا چاہتا ہے وہ خود مٹ جاتا ہے لیکن جہاں تک انبیاء اور مامورین من اللہ کے مقابلہ میں ظلم و تعدّی سے کام لینے والوں کا تعلق ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میں نے جب انہیں پکڑا، میرا غضب جب ان پر وارد ہوا تو میں نے ان کی جڑ تک کاٹ کر رکھ دی۔ انہیں اس طرح نیست و نابود کر دیا کہ ان کا کوئی نام لیوا باقی نہ رہا۔ فرماتا ہے :۔

قُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا (انعام: ۴۵)

ظالم قوم کی جڑ تک کاٹ دی گئی۔

اور نہ صرف جڑ کاٹ دی گئی بلکہ انہیں ہمیشہ کے لئے عبرت کا سامان بنا دیا گیا۔ قرآن کریم میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ۝ (الحج ۴۶)

اور کتنی ہی بستیاں ہیں جن کو ہم نے اس حالت میں ہلاک کیا تھا کہ وہ ظلم کر رہی تھیں۔ وہ آج بھی اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور کتنے کنوئیں ہیں جو متروک ہو چکے ہیں اور کتنے اونچے قلعے ہیں جو بالکل تباہ ہو چکے ہیں۔

ایک اور جگہ فرمایا :۔

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝ (انبیاء ۱۲ تا ۱۶)

اور کتنی بستیاں ہیں جو ظلم کیا کرتی تھیں کہ ہم نے ان کو کاٹ کر رکھ دیا اور ان کے بعد ایک اور قوم کو پیدا کر دیا۔ پس جب ہلاک ہونے والوں نے ہمارے عذاب کو محسوس کیا تو لگے اس سے بچنے کے لئے دوڑنے۔ تب ہم نے کہا دوڑو نہیں اور ان چیزوں کی طرف جن کے ذریعہ سے تم آرام کی زندگی بسر کرتے تھے اور اپنے گھروں کی طرف واپس جاؤ کہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق سوال کیا جائے۔ اس کا انہوں نے یہ جواب دیا کہ ہائے افسوس ہم تو عمر بھر ظلم ہی کرتے رہے اور وہ یہی بات کہتے چلے گئے یہاں تک کہ ہم نے ان کو ایک کٹی ہوئی کھیتی کی طرح کر دیا جس کی سب رونق برباد ہو چکی تھی۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ۔ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ (یونس ۱۴)

اور ہم یقینی طور پر تم سے پہلے بھی قوموں کے بعد قوموں کو جبکہ انہوں نے باوجود اس کے کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلے نشانات لیکر آئے تھے ظلم کیا تھا اور ایمان نہ لائے تھے ہلاک کر چکے ہیں۔ ہم مجرم لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

پھر ظلم ایسا گناہ ہے کہ نہ صرف اس کے مرتکب کا دنیا سے نام و نشان مٹا دیا جاتا اور اسے عبرت کا سامان بنا دیا جاتا ہے بلکہ قیامت کے دن بھی وہ اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب سے بچ نہیں سکے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝ (صافات ۲۳ تا ۲۷)

قیامت کے دن ہم فرشتوں سے کہیں گے کہ جنہوں نے ظلم کیا تھا ان کو بھی اور ان کے ساتھیوں کو بھی اور اللہ کے سوا جن کی وہ عبادت کرتے تھے ان کو بھی زندہ کر کے کھڑا کرو۔ پھر ان سب کو جہنم کے رستہ کی طرف لے جاؤ۔ پھر وہاں لیجا کر ان کو کھڑا کر دو کیونکہ وہاں ان سے کچھ سوال کئے جائیں گے اور ان سے پوچھا جائیگا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔ حقیقت یہ ہے کہ مدد کرنا تو الگ رہا وہ اس دن بالکل ہتھیار پھینک دینگے۔

اَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ (اعراف ۱۶۶)

اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ (فرقان ۳۸) فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝ (زخرف ۶۶) اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ۝ (شوریٰ ۴۶) بِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ (آل عمران ۱۵۲)

ظالموں کیلئے ایک دردناک، تکلیف دہ اور قائم رہنے والا عذاب تیار کیا گیا ہے جس کے ذریعہ ان کی ہلاکت مقدر ہے اور ظالموں کا ٹھکانہ کیا ہی بُرا ہے۔

پھر فرمایا :۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ (البروج : ۱۱)

وہ لوگ جنہوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو عذاب میں مبتلا کیا پھر اپنے فعل سے توبہ بھی نہ کی انہیں یقیناً جہنم کا عذاب ملیگا اور اس دنیا میں بھی انہیں دل جلا دینے والا عذاب ملے گا۔

"فتن" کے معنے جلانے کے ہیں (فتن الشیئ: احرقہ المنجد) اور اس سے مراد باطنی طور پر جلانا بھی ہو سکتے ہیں یعنی ایسے جھوٹے الزامات لگانا جن سے دل جل جائیں اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (بقرہ ۱۹۲) فتنہ قتل سے بھی زیادہ نقصان دہ ہے۔ گویا دین کی وجہ سے لوگوں کو دکھ دینا، انہیں اُن کے گھروں سے نکالنا۔ اس غرض سے مومنوں کو عذاب میں مبتلا کرنا کہ وہ اپنے دین کو چھوڑ دیں ایک ہولناک جرم ہے جو قتل سے بھی بڑھ کر ہے اس لئے بھی کہ دنیا دین کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی اور اس لئے بھی کہ ایسے ظلم کا نتیجہ بہت خطرناک فساد ہوتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں ذہنی آزادی جاتی رہتی ہے اور دلوں میں بغض پیدا ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی طرف سے ظلم کے گناہ پر اُخروی عذاب کی وعید صرف انسان پر ظلم کی بناء پر ہی نہیں بلکہ یہ وعید اس شخص کے لئے بھی ہے جو انسان کے علاوہ دوسری مخلوق سے بھی ظلم کا سلوک کرتا ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

عُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ فَرَأَیْتُ فِیْهَا امْرَأَةً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تُعَذَّبُ فِیْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعًا۔

مجھے جہنم کی آگ کا نظارہ دکھایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس میں بنی اسرائیل کی ایک عورت کو بھی عذاب دیا جا رہا ہے اس لئے کہ اس نے ایک بلی کو باندھے رکھا۔ اور اسے نہ تو کھانا دیا اور اُسے کھلا چھوڑا کہ وہ زمینی کیڑے اور چڑیاں کی مانند چھوٹے چھوٹے پرندے کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی یہاں تک کہ بھوک کی وجہ سے مر گئی۔

اس عذاب کے سلسلہ میں نہ تو ظالموں کی معذرت ان کے کام آئیگی اور نہ کوئی دوست اور سفارش کرنے والا کام دے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فَیَوْمَئِذٍ لَّا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ (الروم ۵۸)

اس دن ظالموں کو ان کا کوئی عذر نفع نہیں دے گا اور نہ انہیں معاف کر کے ڈیوڑھی تک آنے کی اجازت دی جائے گی

پھر فرمایا:-

مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ

(المومن ۱۹)

اس دن نہ کوئی ان کا دوست ہوگا اور نہ کوئی شفیع ہوگا جس کی بات مان لی جائے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

(متفق علیہ)

جس طرح نیک کام اس نور کا سبب ہونگے جو مومنوں کے آگے آگے چلیگا۔ نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ (التحریم)

اسی طرح ظلم ان تاریکیوں کا سبب ہوگا کہ جن میں مجرم قیامت کے دن گھبرا جائیں گے۔

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰی اَهْلِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ

قیامت کے دن تم ضرور حقداروں کو ان کے حقوق ادا کرو گے یہاں تک کہ بے سینگ بکری کا قصاص سینگوں والی بکری سے لیا جائے گا۔

جس طرح دنیا میں ایک مفلس کی حالت ہوتی ہے کہ اس کے پاس روپیہ پیسہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح قیامت کے دن ظالموں کی کیفیت ہوگی۔ ان کے پاس کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی جس کے بدلہ میں انہیں جنت مل سکتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِیْنَا لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِیَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَیُعْطٰی هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ۔ (مسلم)

کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہوتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں مفلس وہ ہوتا ہے جس کے پاس نہ روپیہ ہو اور نہ کوئی سامان۔ آپ نے فرمایا۔ قیامت کے دن میری امت میں سے وہ شخص مفلس ہوگا جس نے نمازیں بھی پڑھی ہوں گی۔ روزے بھی رکھے ہونگے زکوٰۃ بھی دی ہوگی لیکن وہ اس حالت میں پیش ہوگا کہ دنیا میں کسی کو اس نے گالی دی ہوگی۔ کسی پر اُس نے تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا۔ کسی کا خون بہایا ہوگا پس جن کے ساتھ اس نے یہ کیا ہوگا۔ اس کی حسنات کا ایک حصہ انہیں دیا جائے گا اور اگر قبل اسکے کہ حساب پورا ہو اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کی خطاؤں میں سے ایک حصہ لیا جائے گا اور اس میں ڈال دیا جائیگا اور پھر اپنے ظلم اور خطاؤں کی وجہ سے جو اس پر ڈالی جائیگی اسے جہنم میں پھینک دیا جائیگا

پھر فرمایا:-

مَنْ كَانَ لَهٗ مَظْلَمَةٌ لِاَخِیْهِ فِیْ عِرْضِهٖ اَوْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا یَكُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَیْهِ (البخاری)

جس شخص نے دنیا میں اپنے کسی بھائی پر ظلم کیا ہو یا اور کوئی قابل اعتراض حرکت کی ہو تو وہ اس دنیا میں اس سے معافی مانگ کر یا اس کے نقصان کو پورا کر کے اپنے آپ کو پاک کرے کیونکہ قیامت کے دن نہ دینار اور درہم اسکے کام آئے گا۔ نہ کوئی اور چیز۔ اس نے دنیا میں کوئی نیک عمل کیا ہوگا تو وہ اس سے اس کے ظلم کے اندازہ کے مطابق لے لیا جائے گا اور مظلوم کے حساب میں درج کر دیا جائے گا اور اگر نیک اعمال نہیں ہونگے تو مظلوم کی خطاؤں میں سے بقدر اس کے ظلم کے ایک حصہ لے کر اس پر ڈال دیا جائے گا۔

بظاہر یہ عمل آیت قرآنیہ

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی

(فاطر ۱۹) کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی) کے خلاف پڑتا ہے لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔ یہ اس شخص کے بُرے اعمال کی سزا ہے یہ مقروض کے قرض کی ادائیگی ہے جو اس پر قرض ہے۔ اس کے ذمہ یہ واجبات تھے جو اس نے ادا کرنے تھے۔ پس یہ عمل آیت قرآنیہ کے خلاف نہیں بلکہ یہ ایک سزا ہے جو اس کے ظلم کی وجہ سے دی جا رہی ہے۔

ظالم کو قیامت کے دن جو عذاب دیا جائے گا وہ صرف ایک ہی قسم کا نہیں ہوگا وہ عذاب مختلف النوع ہوگا اسے قیامت کے روز متعدد عذابوں کا سامنا کرنا پڑے گا

جیسا کہ فرمایا:-

وَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ

(الطور ۴۸)

ظالم لوگوں کو اس کے علاوہ اور عذاب بھی پہنچیں گے۔ لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ (باقی)

درخواست دعا

مکرم میاں عبد اللطیف صدر جماعت احمدیہ شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ جن کو حالیہ فسادات میں بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ کاروبار تا حال بند ہے۔

قارئین کرام سے ان کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رُومانی - طاقت کی دوا - اعصابی کمزوری کا زود اثر علاج قیمت -/۱۰ - ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۵۳۴

میری خالہ جان مرحومہ

(محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید)

مکرمہ حسین بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی غلام رسول مرحوم آف لنگے ضلع گجرات ایک طویل علالت کے بعد ۲۴ر نومبر ۱۹۷۴ء کو اسی سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا الیہ راجعون۔ مرحومہ میری حقیقی خالہ تھیں۔ میرے خالہ زاد بھائی مکرم ڈاکٹر فضل حق صاحب ان کا جنازہ ربوہ لائے جہاں ازراہِ شفقت ۲۵ر نومبر کو بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور انہیں اسی شام بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ وصیت سے متعلق جملہ امور مکرم مرزا اسلم حیات صاحب، مکرم سید مسعود مبارک شاہ صاحب و مکرم ارشد صاحب کی مستعدی اور ہمدردی کے باعث باحسن طریق تکمیل کو پہنچے جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ مرحومہ کے صاحبزادگان میں سے برادرم چوہدری بشیر احمد صاحب وینس مردان میں اور برادران ڈاکٹر فضل حق صاحب اور چوہدری منیر احمد صاحب لنگے ضلع گجرات میں سکونت پذیر ہیں۔

خالہ جان کی وفات پر بعض پرانے واقعات آنکھوں کے سامنے آگئے۔ ۲۳-۱۹۲۲ء میں جبکہ بندہ قادیان میں میٹرک کا طالبعلم تھا تو خالہ جان مرحومہ اپنے بڑے بیٹے برادرم چوہدری بشیر احمد صاحب وینس (جو قادیان میں مدرس تھے) کے ہاں رہائش پذیر تھیں۔ صبح کے وقت جب بندہ تلاوتِ قرآن کریم کرتا تو وہ بغور سنتی رہتیں اور ساتھ ساتھ اصلاح فرماتی جاتیں۔ آپ کو قرآن مجید سے بڑی محبت تھی اور کئی حصے ازبر تھے۔ چنانچہ آپ کی نگرانی سے بفضل خدا مجھے صحت کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا آگیا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

خالہ جان صحابیہ تھیں۔ یادداشت بڑی اچھی تھی۔ چنانچہ آپ نے اپنے والدین سمیت جو ایام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں قادیان میں گزارے انکی تفصیل بڑی وضاحت سے اور ایمان افروز انداز میں سناتیں۔ تحریر بھی اچھی تھی۔ آپ نے تحریری طور پر محترم تنویر صاحب مرحوم کے زمانہ میں کچھ روایات الفضل کو بھجوائی تھیں۔ خالہ جان اپنے بزرگ والد محترم میر حسن دین صاحب مرحوم آف سیالکوٹ شہر (جو صحابی اور صاحب رؤیا و کشوف تھے) کی ایک نوٹ بک کی سب بہن بھائیوں میں سے زیادہ قدردان تھیں۔ انہی رؤیا و کشوف مندرجہ نوٹ بک میں ایک رؤیا محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے عظیم الشان مستقبل کے بارے میں بھی تھی جو پوری ہوئی۔ ہمارے نانا جان کا انتقال غالباً ۱۶-۱۹۱۵ء میں ہوا تو سارا گھرانہ بظاہر بے سہارا رہ گیا مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل آپ کے ماننے والوں اور محبوں سے ہے کہ ان کے اموال و نفوس میں غیر معمولی خیر و برکت نازل کروں گا اس گھرانہ سے بھی پورا ہوا اور آج بفضل خدا اس گھرانہ کے اموال و نفوس کا شمار مشکل ہو رہا ہے۔

خالہ جان مرحومہ کو خلافت اور مرکز سے اتنی محبت تھی کہ جلسہ یا مشاورت کے موقعوں پر مرکز میں تشریف لاتیں تو پھر واپس جاتے وقت سخت ملول ہوتیں۔ حضرت مرزا عزیز احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیگم صاحبہ ان کی بہت قدردانی فرماتیں۔ خالہ جان مرحومہ کے صحابیہ ہونے کی وجہ سے محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو ان سے خاص محبت تھی اور بسا اوقات انہیں ہفتوں اپنے پاس رکھتیں۔ اب وفات کی اطلاع پاکر بھی سیدہ موصوفہ دارالضیافت میں پہنچ کر خالہ جان مرحومہ کے چہرہ کو آخری مرتبہ دیکھ گئیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں درجات کی بلندی سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کی خوبیوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

قیامگاہ مستورات بدوران جلسہ سالانہ

جامعہ نصرت:۔
کراچی۔ کوئٹہ۔ پشاور۔ مردان۔ راولپنڈی۔ کیمل پور۔ ہزارہ۔ اسلام آباد۔ لاہور۔ ساہیوال۔ شیخوپورہ۔

دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ:۔
ضلع سیالکوٹ۔

نصرت گرلز ہائی سکول:۔
صوبہ سندھ و اضلاع بہاولپور۔ ڈیرہ غازیخاں۔ ملتان۔ جھنگ۔ میانوالی۔ جہلم۔ گوجرانوالہ۔ سرگودھا اور لائلپور

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

(۴۰) پرانی اور "لاعلاج" امراض (۴۰)
کی کیورز (CURES) کے نتائج
جناب مینجر حبیب میڈیکل سٹور ریلوے روڈ احمد پور شرقیہ نے لکھا "(بواسیر کے لئے) تین پیکٹ PILES CURE مختلف مریضوں نے استعمال کئے اور کلی طور پر تندرست ہوگئے" بیماری کا نام لکھ کر فہرست (ڈاک خرچ و نمونہ مفت) طلب کریں۔ مثلاً دمہ کیلئے استھما کیور وغیرہ۔ فی کورس -/۱۰
کیور ہومیوپیتھک میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) کمرشل بلڈنگ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۱۰۶/۴۷

امراء کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں ضروری گزارش

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے اور آپ احباب اس کی برکات سے مستفیض ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس موقعہ پر تشریف لائیں گے۔

مناسب ہوگا کہ آپ صاحبان چندہ جات کی رقوم اپنے ہمراہ لیتے آویں یا پھر یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ ربوہ کے نام ڈرافٹ لے کر یہ رقوم بھجوا دیں۔ نظارت بیت المال "آمد" اس کے لئے بے حد ممنون ہوگی۔

(ناظر بیت المال آمد)

مجلس انصار اللہ اور گیسٹ ہاؤس

بیرونی نمائندگان کے قیام کے لئے مجلس انصار اللہ مرکزیہ جو گیسٹ ہاؤس تعمیر کروا رہی ہے اس کی تعمیر کا کام بفضل اللہ تعالیٰ تیزی سے جاری ہے اور چھتیں ڈالی جارہی ہیں۔ تمام مجالس انصار اللہ کے ذمہ گیسٹ ہاؤس کے جو وعدہ جات ہیں زعماء کرام انہیں جلد سے جلد ادا کرکے ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

زدجام عشق
مقوی اعصاب۔ مقوی اعضائے رئیسہ۔ جسمانی کمزوری دور کرنے کیلئے اکسیر۔ رعائتی قیمت مکمل کورس -/۳۰
المنار دواخانہ۔ ربوہ

خورشید یونانی دواخانہ
اور
مطب
حکیم خورشید احمد ممتاز الاطباء رجسٹرڈ طبیب درجہ A
گولبازار۔ ربوہ
اپنی جملہ طبی ضروریات و طبی مشورہ کیلئے دواخانہ اور مطب کی طرف رجوع فرمائیں!
مینجر خورشید یونانی دواخانہ و مطب گولبازار ربوہ

حبوب اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۲۴ روپے
دوائی فضل الٰہی اولادِ نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے
زدجام عشق طاقت کی بہترین ٹانک کورس ۳۵ روپے
دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینۂ ایام:

بعض خبروں کا خلاصہ

• **تین افراد کو موت کے گھاٹ اُتار دیا**

ڈیرہ غازیخان یکم دسمبر۔ قصبہ باتل میں ایک شخص نے معمولی تنازعہ پر خنجر کے وار کر کے تین افراد کو قتل کر دیا۔ پولیس تھانہ باتل نے ملزم غلام رسول کو خنجر سمیت گرفتار کر لیا ہے۔ واقعات کے مطابق ملزم غلام رسول کا ایک شخص غلام حیدر کے ساتھ مشترکہ دیوار کا تنازعہ تھا۔ وقوعہ کے روز غلام حیدر نے دیوار کو گرانا چاہا تو غلام رسول نے اسے روکا جس پر دونوں میں تکرار ہو گئی۔ غلام رسول نے خنجر سے غلام حیدر پر حملہ کر دیا غلام حیدر کا بیٹا غلام فرید اور اس کی بیوی اسے بچانے کے لئے آئے تو ملزم نے ان پر بھی حملہ کر دیا اور خنجر کے پے در پے وار کر کے تینوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ غلام رسول کو خنجر سمیت گرفتار کر کے اس کے خلاف قتل کے الزام میں مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

(روزنامہ "مشرق" لاہور ۲ر دسمبر ۷۴ء صا)

• **ٹریفک کے حادثے میں ماں بیٹی ہلاک**

لائلپور یکم دسمبر۔ لائلپور جڑانوالہ روڈ پر نواحی گاؤں اواگت کی دو عورتیں خضری اور اس کی بیٹی جنداں جو تانگہ پر شادی کا سامان خریدنے کے لئے لائلپور جا رہی تھیں ایک تیز رفتار ٹرک کی زد میں آکر بُری طرح کچلی گئیں اور انہوں نے طبی امداد مہیا ہونے سے پیشتر ہی دم توڑ دیا۔ جنداں کی شادی چند روز تک ہونے والی تھی۔

لائلپور سرگودہا روڈ پر ایک تیز رفتار ٹرک کی زد میں آکر ایک اور شخص خادم حسین ہلاک ہو گیا اور اس کے ایک ساتھی کو شدید ضربات آئیں۔ (روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۲ر دسمبر ۷۴ء صا)

• **سگنل سے ٹکرا کر ریلوے کے حادثہ میں ہلاک**

گجرات یکم دسمبر۔ وفاقی پارلیمانی سیکرٹری مسز نرگس فہیم کا چھوٹا بھائی طارق ریلوے کے ایک حادثے میں ہلاک ہو گیا۔ طارق جی۔ اے کا طالب علم تھا آج لاہور جانے کے لئے ڈھائی بجے بعد دوپہر عوامی ایکسپریس پر سوار ہوا اور چلتی ٹرین میں بیرونی سگنل سے ٹکرا کر جاں بحق ہو گیا۔

(نوائے وقت ۲ر دسمبر ۷۴ء صا)

• **ٹریفک کے حادثات میں تین افراد ہلاک**

چکوال یکم دسمبر۔ چکوال اور اس کے نواح میں ٹریفک کے حادثات میں تین افراد ہلاک ہو گئے مبینہ تفصیلات کے مطابق بھون روڈ پر ایک تیز رفتار کار نمبر ۵۰۲۳ نے دو راہگیروں کو کچل دیا جس کے نتیجہ میں ایک شخص بہادر علی شدید زخمی ہو گیا۔ بہادر علی کو زخمی حالت میں ہسپتال لایا گیا جہاں وہ چند گھنٹے موت و زندگی کی کشمکش میں مبتلا رہ کر دم توڑ گیا۔ کار کے مالکان حادثہ کے بعد کار بھگا لے جانے میں کامیاب ہو گئے۔ دوسرا حادثہ چوہا سیدن شاہ کے قریب پیش آیا جہاں ایک تیز رفتار ٹرک نے ایک سائیکل سوار کو کچل دیا۔ تیسرا حادثہ کھیوڑہ جانے والی بس کو پیش آیا۔ بس بلندی پر چڑھ رہی تھی کہ ڈرائیور کے قابو سے باہر ہو گئی اور وہ ایک گہرے کھڈ میں گر کر چکنا چور ہو گئی۔ اِس حادثہ میں بس کا ڈرائیور موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔

(مشرق ۲ر دسمبر ۷۴ء صا)

• **مخالف کے دونوں ہاتھ کاٹ دئے**

راولپنڈی یکم دسمبر۔ یہاں سے دس میل دور گزشتہ روز ایک فریق نے زمین کے تنازعہ پر ایک شخص بوستان خاں کے دونوں ہاتھ کاٹ دئے۔ پولیس کے مطابق ملزمان ابھی تک گرفتار نہیں کئے جا سکے۔

(نوائے وقت ۲ر دسمبر ۷۴ء صا)

• **لاکھوں ایکڑ زمین سیم و تھور کی زد میں۔**

چونیاں یکم دسمبر۔ آج سب ڈویژن چونیاں کے زمینداروں نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ سب ڈویژن کے مواضعات محمدی پور، موجو کے ہٹھاڑ، منڈیکی، ساہمن کے ہٹھاڑ، ہرسہ نوشہرہ کے علاوہ چونیاں اوتاڑ کے علاقہ میں کم و بیش چھ لاکھ ایکڑ زمین سیم، تھور اور بنجر ہو کر رہ گئی ہے اور مزید قیمتی زمین سیم و تھور کی زد میں آ رہی ہے اور اس کے ساتھ ہی چونیاں کے علاقہ میں دو لاکھ ایکڑ بنجر ہے۔ زمینداروں نے حکومت سے مدد کی درخواست کی ہے۔

(نوائے وقت ۲ر دسمبر ۷۴ء صا)

• **بنگلہ دیش میں طوفان سے ۲۸۰ افراد ہلاک۔**

ڈھاکہ یکم دسمبر۔ بنگلہ دیش کے ممتاز اخبار بنگلہ دیش آبزرور کی اطلاع کے مطابق بنگلہ دیش کے ان علاقوں میں جہاں گزشتہ جمعرات کو طوفان آیا تھا کم از کم ۲۸۰ افراد ہلاک ہو گئے۔ مرنے والوں میں زیادہ تعداد ماہی گیروں کی ہے۔

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۲ر دسمبر ۷۴ء صا)

محترم مولوی عبدالباقی صاحب بھاگلپوری وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم مولوی عبدالباقی صاحب ایم۔ اے ۲۹ر نومبر ۷۴ء بروز جمعہ تہجد کے وقت اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے ۷۴ سال کی عمر میں کنری (ضلع تھرپارکر سندھ) میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم حضرت پروفیسر علی احمد صاحب بھاگلپوری مرحوم کے بھتیجے، محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب وکیل الدیوان تحریکِ جدید کے تایازاد بھائی اور محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب ابن سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خسر تھے۔

جنازہ چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ یکم دسمبر ۷۴ء بروز اتوار دس بجے قبل دوپہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے پڑھائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

محترم مولوی عبدالباقی صاحب مرحوم بہت متحمل مزاج، بُردبار، ملنسار، منکسر المزاج اور عبادت گزار تھے۔ ملنے جلنے والوں میں ہر دلعزیز اور اپنوں اور بیگانوں سے حُسنِ سلوک کرنے والے تھے۔ میٹرک تک تعلیم قادیان میں پائی تھی۔ بسلسلہ تعلیم قادیان میں طویل عرصہ قیام کا اثر ان پر ساری زندگی رہا۔ ایک عرصہ تک پراونشل جماعتِ احمدیہ بہار کے سیکرٹری کے طور پر خدمات سرانجام دیں نیز سالہا سال تک جماعتِ احمدیہ کنری کے امیر رہے جہاں آپ نے بیس سال سے زائد عرصہ تک سلسلہ کی جننگ فیکٹری میں بطور جنرل منیجر اور تحریکِ جدید کے سیلز ایجنٹ کی حیثیت سے نہایت دیانت و امانت اور جانفشانی سے خدمات انجام دیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے جنّت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقامِ قُرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ضروری تحریک

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، ربوہ)

جلسہ سالانہ کے ایام میں فضلِ عمر ہسپتال میں مریضوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے۔ آجکل کی خشک سالی کے پیشِ نظر بیماریاں اور بھی زیادہ ہیں۔ مریضوں کی بھاری تعداد کے مدِنظر ہسپتال کے ڈاکٹر کافی نہیں۔ لہذا خاکسار احمدی ڈاکٹر صاحبان کی خدمت میں تحریک کرتا ہے کہ وہ جلسہ کے ایام کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ زیادہ رش ۲۵ر دسمبر تا ۲۹ر دسمبر ہوتا ہے لہذا اِن ایام کے لئے ڈاکٹر صاحبان ضرور اپنی خدمات پیش فرمائیں۔ احمدی سرجن ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹروں کی خدمت میں خاص طور پر گزارش ہے کہ وہ اپنی خدمات پیش فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ایک ضروری اعلان

جلسہ سالانہ قریب آگیا ہے دوستوں سے گزارش ہے کہ ازراہِ کرم چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴